Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | اتوار ۲۱ صفر ۱۴۱۲ھ، یکم تبوک ۱۳۷۰ہش، یکم ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۵

واقفینِ نَو بچّوں کی تربیت کا انداز

"واقفینِ نَو پیش کرنے والے ــــ اپنے واقفینِ نَو بچّوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ عام بچّوں سے مختلف دکھائی دیں۔ بہت ہی حسین اور دلکش انداز میں ان کو پالا پوسا جائے اور پروان چڑھایا جائے۔ لیکن دُعا کے نتیجہ میں یہ توفیق مل سکتی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اعلیٰ درجے کی خوشی خُدا میں ملتی ہے۔ جس سے پَرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنّت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنّت کو جنّت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنّت خدا ہے۔ جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے) (التوبہ: ۷۲) ہی رکھا ہے انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دُکھ اور تردّد میں ہوتا ہے، مگر جس قدر قُربِ الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے، اسی قدر اصل سُکھ اور آرام پاتا ہے، جس قدر قُربِ الٰہی ہوگا۔ لازمی طور پر اُسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصّہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹۶)

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچّہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربُوبیّت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اُٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۲)

سانحۂ ارتحال

مکرم ہارون الرشید ارشد صاحب ابن پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) مورخہ ۱۵ اگست بروز جمعرات بوقت صبح ۷/۲ بجے حرکتِ قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ موصوف ٹی آئی کالج قادیان کی اولین ٹیم کے قابلِ فخر و ہونہار کھلاڑی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی زیرِ سرپرستی سلسلہ کی اہم خدمات سرانجام دیں۔ آپ مکرم میر نور احمد تالپور ایڈووکیٹ امیر جماعت حیدر آباد کے بہنوئی تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ تمام بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور بعدہٗ قبرستان نمبر ا میں تدفین کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی لکھتے ہیں کہ:۔

پسرم عزیزم مجدالدین کو اللہ تعالیٰ نے فیصل آباد بورڈ سے ایف ایس سی (پری انجنیئرنگ گروپ) میں ۸۳۵ نمبروں کے ساتھ اعلیٰ کامیابی سے نوازا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے خدا تعالیٰ کے انعامات کا مستحق ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ (کوئی قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے) تمسخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مزاح اور ہے اور تمسخر اور۔ کیونکہ اگر ایک ہی ہوتا تو صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ سکتے تھے کہ آپ تو خدا تعالیٰ کا ہمیں حکم سُناتے ہیں اور پھر آپ کس طرح ایسا کرتے ہیں۔ تو آج بھی خدا تعالیٰ کا یہ حکم ویسی ہی قدر و منزلت رکھتا ہے۔ تمسخر میں کسی کی حقارت اشارۃً یا کنایۃً مدِّنظر ہوتی ہے جو کہ (صاحبِ ایمان) کی شان سے بعید ہے کیونکہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ پھر ہمارے لئے تو بہت ہی خوف و ہراس کے دن ہیں ہمیں کس طرح ہنسی اور مخول سوجھ سکتے ہیں جو مصیبت کے دن اس وقت (دینِ حق) پر آئے ہوئے ہیں۔ ان سے بڑھ کر اور کون سے دن آئیں گے کہ اُس وقت بھی کوئی تمسخر کی طرف متوجہ ہو۔ ایسی حالت میں ان باتوں کی طرف متوجہ ہونا سنگدلی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آج کل ساری دُنیا میں مخول اور ہنسی کا رواج ہو گیا ہے اور بہت زوروں پر ہے اس لئے بعض (اصحابِ ایمان) بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں لیکن ہر ایک (ایمان والے) کو چاہیئے کہ جس قدر بھی جلدی ہو سکے اس کو ترک کر دے۔ ممکن ہے کہ ایک انسان کے کپڑوں پر ایسی جگہ گذرتے ہوئے جہاں اُوپر سے کیچڑ پھینکا جا رہا ہو کچھ چھینٹے پڑ جائیں لیکن تم کیا جانتے ہو کہ اس وقت وہ کیا کرتا ہے وہ فوراً اپنے کپڑوں کو دھو ڈالتا ہے۔ اسی طرح (ایمان والے) کو چاہیئے کہ اس پر ہنسی اور مخول کی گندگی کے کچھ چھینٹے اُڑ کر پڑ گئے ہوں تو وہ بہت جلدی ان کو دور کر دے اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف کرے۔

پس تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم تبوک ۱۳۷۰ ہش — یکم ستمبر ۱۹۹۱ء

مُسکراتے رہیئے

حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ مسکراتے رہیں اور نہایت یقین اور اعتماد کے ساتھ اس بات کا اظہار فرمایا کرتے تھے کہ ہماری مسکراہٹیں کوئی نہیں چھین سکتا۔ کوئی واقعہ، کوئی حادثہ ایسا نہیں جو ہماری مسکراہٹیں ہم سے چھین لے اور یہ اس لئے کہ ہماری زندگی کا اصل دارومدار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے وہ ہر نقصان پورا کر سکتا ہے اور وہ ہر حالت میں ہمارے لئے خوشیاں مہیّا فرما سکتا ہے۔ پھر ہماری مسکراہٹیں کوئی کیوں چھین سکے۔

البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ہمیشہ مسکراتے رہنے کے لئے ہمارے دل اس یقین سے پُر ہوتے چاہئیں کہ ہمارا خدا قادر و توانا ہے اور وہ جب چاہے اور جس طرح چاہے حالات کو بدل سکتا ہے اور اس یقین کیلئے تربیت کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تیسری چیز وسعت حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہوگیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو اور حوصلہ کی یہ تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر عمل سے دی جاتی ہے۔ بعض بچوں سے نقصان ہو جاتے ہیں گھر کا کوئی برتن ٹوٹ گیا۔ سیاہی کی کوئی دوات گر گئی کھانا کھاتے ہوئے پانی کا کوئی گلاس الٹ گیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض ماں باپ برافروختہ ہو کر بچوں کے اُوپر برس پڑتے ہیں۔ ان کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں چپیڑیں مارتے ہیں اور کئی طرح کی سزائیں دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ جن قوموں میں یا جن ملکوں میں ابھی تک ان کا ایک طبقہ ابھی تک یہ توفیق رکھتا ہے کہ وہ نوکر رکھے وہاں نوکروں کے ساتھ تو اس سے بھی بہت بڑھ کر بدسلوکیاں ہوتی ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں کا علاج یہی ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث کے ارشاد کے مطابق انسان ہر بات پر مسکرائے۔ نقصان برداشت کرنے کی عادت ڈالے اور انقباض کے ساتھ نہیں بلکہ بشاشت سے۔ اللہ تعالیٰ ہر نقصان پورا کر سکتا ہے۔ اور اگر ہمارا اس بات پر یقینِ کامل ہو کہ ہمارا خدا قادر و توانا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم کسی نقصان پر برہم ہوں اور آپے سے باہر ہو جائیں۔

آپ کچھ کہتے نہیں ہیں آپ بھی تو بولئے
بولنا ہے موتیوں کا رولنا تو رولئے
میری خاموشی تو ہے فرطِ عقیدت کی دلیل
تولنا چاہیں تو میزانِ وفا میں تولئے

ـــــــ ابوالاقبال

○

جب کبھی پلٹنے پہ پلانے پر گھٹا چھا جائے گی
بادہ نوشوں کو ترے احسان کی یاد آئے گی

منتظر ہوں میں، کسی شب چاند نکلے تو سہی
میرے آنگن میں بھی اس کی چاندنی چھا جائے گی

میں گناہوں پر کچھ اس صورت میں آمادہ ہوا
نیکیوں کے ذکر سے فطرت بہت شرمائے گی

یُوں تو جھلمل کر رہی ہے میرے دل کی روشنی
مجھکو ڈر ہے یہ مرے ماحول کو کجلائے گی

رات کٹ جانے کے بعد آ ہی گئی ہے صُبحِ نُور
کیا یہ سچ ہے دن کے کٹ جانے پہ رات آجائے گی

آپ کے واپس چلے آنے کے وعدے کیا ہوئے
اعتمادِ زیست کی کیا ڈور ہی کٹ جائے گی

میں دبے پاؤں چلا آیا کہ سُن لوں گفتگو
تم نے یہ سمجھا کہ بات اب غیر کی ہو جائے گی

تم کھڑے ہوتے ہو میرے سامنے تنہائی میں
بزم میں بھی کیا کبھی یہ کیفیت پیش آئے گی

روک سکتے ہو تو مجھکو روک کر دیکھو کبھی
میں نہ چل پایا تو منزل میرے پاس آجائے گی

میری ہر اک بات پر ہر شخص ہے اب نکتہ چیں
کل مری ہر بات پر خلقِ خدا اترائے گی

غم نے کچھ اس طرح سے چکّر چلائے ہیں نسیم
اب مسرّت سے طبیعت اور بھی گھبرائے گی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

اس میں بتایا کہ لوگ دنیا سے اپنا دل تو لگاتے ہیں لیکن انہیں اپنی زندگیوں میں ہی ایسے کئی حوادث اور واقعات پیش آجاتے ہیں جن کے نتیجہ میں انہیں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے۔ مگر بدقسمت انسان جب مشکلات سے نجات پا جاتا ہے تو وہ پھر خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ اور یہ چکر اسی طرح چلتا چلا جاتا ہے۔

۔ درحقیقت اگر ہم غور سے کام لیں تو انسان پر دنیا میں کبھی تو ایسی حالت آتی ہے کہ وہ اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر لیتا ہے اس وقت اسکی توجہ اپنی طاقت اور قدرت کی طرف جاتی ہے۔ اور وہ اپنی کوشش پر گھمنڈ کرتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ خود اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتا اور اپنی مدد کے لئے اپنے عزیزوں دوستوں رشتہ داروں کا محتاج ہوتا ہے اسوقت اسکے ذہن میں خیال آتا ہے کہ رشتہ داری بھی اچھی چیز ہے۔ پھر ایک وقت اسکے اہل وعیال اور متعلقین بھی اسکے کام نہیں آسکتے اور اسکے ملنے والے اور دوست اسکی مدد کر سکتے ہیں ایسے وقت میں اسکی نظر اپنے دوستوں پر پڑتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دوست احباب بھی دنیا میں بہت مفید ہوتے ہیں۔ جو آڑے وقت کام آتے ہیں پھر کبھی ایسا زمانہ اس پر آتا ہے کہ دوست بھی اس کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ ایسے اوقات میں وہ بعض دفعہ بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور وہ سلسلہ یا جماعت جس سے وہ تعلق رکھتا ہے۔ اسکی مدد کرتی ہے۔ اسطرح جب اسکا کام بن جاتا ہے تو اسکے دل میں خیال آتا ہے کہ نظام سے تعلق اچھی بات ہے اور سلسلہ یا جماعت سے اسکی وابستگی بڑھ جاتی ہے۔ پھر کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اسکے اہل وعیال رشتہ دار۔ دوست احباب کوئی بھی اسکی مدد نہیں کر سکتے۔ بلکہ نظام بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اسوقت حکومت جسکے ساتھ وہ تعلق رکھتا ہے۔ اس کی مدد کرتی ہے۔ تب وہ محسوس کرتا ہے کہ حکومت بھی اچھی چیز ہے پھر کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے کہ حکومت بھی انسان کا ساتھ نہیں دے سکتی ایسے وقت میں عام انسانی ہمدردی اسکے کام آتی ہے۔ تب اسکی نظر تمام دنیا پر پڑتی ہے اور وہ سوچتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں میں کیسا عجیب رشتہ قائم کیا ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اس کے اہل وعیال۔ دوست احباب۔ قوم یا نظام بلکہ حکومت اور انسانی ہمدردی کی مدد سے بھی اسے کامیابی ناممکن نظر آتی ہے۔ ایسی صورت میں کامیاب ہونے پر وہ سمجھتا ہے۔ میری کامیابی میں کچھ حصہ غیبی امداد کا بھی ہے۔ اور جس حد تک اسے غیبی امداد کا یقین ہوتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ نے کر دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کام اس نے خود کیا ہے۔ رشتہ داروں اور دوستوں نے کیا۔ نظام نے کیا۔ قوم یا حکومت نے کیا یا عام انسانی ہمدردی نے کیا وہ بھی سب خدا تعالیٰ نے ہی کیا تھا۔ لیکن ان میں چونکہ ظاہری ذرائع موجود تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف اسکی نظر نہیں اٹھتی تھی۔ لیکن جب اسے کچھ غیبی امداد کا خیال ہوا۔ اسوقت اسے خدا تعالیٰ کا خیال آیا۔ بہرحال انسانی زندگی میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب تمام انسانی تدابیر اسکے لئے باطل ہو جاتی ہیں اور صرف خدا تعالیٰ ہی اسکے سامنے رہ جاتا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ ایسے وقت مشرک اور دہریہ بھی بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اسکی مثال دی ہے کہ جب طوفان پیدا ہوتا ہے تو مشرک بھی کہہ اٹھتے ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ اسوقت انسان کا قلب اور احساسات پورے طور پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ۱۹۰۵ء کا زلزلہ (   ) آیا اسوقت لاہور میڈیکل کالج میں ایک طالب علم تھا جو روزانہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی پر بحث کیا کرتا تھا۔ جب زلزلہ آیا اور اس نے محسوس کیا کہ اب چھت گر کے ہی رہے گی۔ تو وہ بے اختیار رام رام کہتے ہوئے کمرہ سے بھاگ کر باہر آگیا۔ اگلے دن اس کے دوستوں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اسوقت کیا ہو گیا تھا۔ اور تم نے کیوں رام رام کہنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے کہا معلوم نہیں اسوقت کچھ عقل ہی ماری گئی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اس نے صحیح عقل سے کام لیا۔ جب بچانے والے دنیوی اسباب اسکی نظر سے پوشیدہ ہو گئے تو اسے ذات باری کے سوا کوئی مددگار دکھائی نہ دیا۔ دراصل جب تک ایسے انسان کو دوسرے ذرائع نظر آتے رہیں وہ ادھر متوجہ رہتا ہے لیکن جب کوئی اور ذریعہ نظر نہ آئے تو اس وقت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہی اسکی نظر اٹھتی ہے۔

اس میں ایمان لانے والوں کو بھی یہ عظیم الشان بشارت دی گئی ہے کہ اگر وہ سچے دل سے کوشش کرتے رہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب کے لامتناہی راستوں پر چلاتا چلا جائے گا اور ان کے دامن کو گوہر مقصود سے بھر دے گا۔ اور انہیں اپنے (   ) اور کلام سے مشرف فرمائے گا۔ اسی امر کی طرف میری ایک رؤیا بھی اشارہ کرتی ہے۔ جو کچھ عرصہ ہوا میں نے دیکھی۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور میں انہیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مختلف مذاہب میں جو اللہ تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ پہلے میں نے بدھ مذہب میں جو خدا تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ اسکے سامنے بیان کیا اور اس پر ایک تقریر کی صبح کے وقت جب میں نے اس رؤیا پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے تصور کے الفاظ اختصاراً بولے گئے ہیں۔ ورنہ اس سے مراد خدا تعالیٰ سے ملنے کا تصور تھا۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے جو تقریر کی وہ یہ تھی کہ دیکھو مچھلی پانی میں رہتی ہے۔ لیکن اس پانی پر جب سورج کی شعاعیں گرتی ہیں یا دریا میں بہنے والی ریت کے ذرات سے جو چمک پیدا ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ مچھلی پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ اس پر چانے پڑ جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ چانے اسلئے ہوتے ہیں کہ دیر تک اس پر ریت کی چمک اور سورج کی شعاعوں کا اثر ہوتا رہتا ہے اور آخر اسکے جسم پر بھی ویسی ہی چمک آجاتی ہے اگر سنہری ریت ہو تو یہ چانے سنہری بن جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی مچھلیوں پر میں نے خود سنہری رنگ کے چانے دیکھے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ ان پر سات سات آٹھ آٹھ رنگ کے چانے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسے نیلے رنگ کا چانہ ہوتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ فیروزہ رکھا ہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ دیکھو جسم جو ایک کثیف چیز ہے اگر اس اتصال کے نتیجے میں دوسری چیزوں کا اثر قبول کر لیتا ہے تو روح جو ایک نہایت ہی لطیف چیز ہے وہ کیوں اثر قبول نہیں کرے گی۔ پھر میں دوسرے مذاہب پر دین حق کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ دیکھو بدھ مذہب نے صرف یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے اتصال پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اتصال پیدا کرنے کا طریق اس نے نہیں بتایا۔ اور جو بتایا ہے وہ اتنا لمبا ہے کہ انسان کے لئے اس پر عمل ممکن نہیں۔

" کہتے ہیں کہ بدھ ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ایک جنگل میں بانس کے درخت کے نیچے بیٹھا اور خدا کی عبادت اور ذکر الٰہی میں اتنا محو ہوا کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے جسم کو چیرتا ہوا سر سے نکل گیا۔ اور اسے پتہ تک نہ لگا۔ اب یہ ایک لایعنی سی بات ہے۔ جسے عقل قبول نہیں کر سکتی۔ لیکن دین حق نے نہ صرف وصال الٰہی کا تصور بیان کیا ہے بلکہ وہ راستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً بدھ مذہب نے دعا کی قبولیت پر کوئی زور نہیں دیا۔ صرف نروان پر زور دیا ہے۔ یعنی اس نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کی تمام خواہشات کو نکال دے حالانکہ خدا تعالیٰ کے قرب کی خواہش بھی تو ایک خواہش ہی ہے اگر وہ سب خواہشات کو نکال دے گا تو یہ خواہش کیسے باقی رہ سکتی ہے پس بدھ نے متضاد بات کہی ہے۔ لیکن دین حق کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وصال کے لئے کسی لمبے چوڑے مجاہدے کی ضرورت نہیں اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ ہمہ تن التجا بن کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب سے نوازے اور اس کے لئے اپنی برکتوں کے دروازے کھولے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا قرب عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ میں بلانے والے کے بلانے پر جواب دیتا ہوں (بقرہ آیت ۱۸۷) جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارے تو میں اسکی دعا کو ضرور قبول کرتا ہوں۔ اب کجا یہ طریق کہ بدھ بانس کے درخت کے نیچے ساٹھ سال بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ اسکے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے سر کے پار ہو گیا۔ اور کجا یہ آسان طریق کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وہ جھٹ مل گیا۔

غرض دین حق میں اللہ تعالیٰ نے وصال الٰہی کا راستہ ایسا آسان کر دیا ہے کہ اگر ایمان والے کے دل میں ذرہ بھی محبت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ میں لکھنؤ میں ہوں اور کچھ رؤساء شہر مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں اور ایک کمرہ میں جس میں قالینوں کا فرش بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے۔ اس وقت ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ روح کے زندہ رکھنے کی کیا صورت ہے۔ میں نے انہیں جواب میں کہا کہ زندہ رہنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں۔ جسم اور روح۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے نہ خود کوئی کام کر سکتا ہے اُسے زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا سامان پیدا کیا ہے؟ یہی کہ اسکے اندر رونے کی طاقت پیدا کر دی ہے اسکی ماں ہر وقت تو اسکے پاس نہیں رہتی کبھی کھانا پکا رہی ہوتی ہے۔ کبھی کپڑے دھو رہی ہوتی ہے۔ کبھی برتن مانجھ رہی ہوتی ہے۔ کبھی اپنی سہیلیوں سے باتوں میں مشغول

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک سعید احمد رشید

رسولِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی اعلیٰ و ارفع مقام تو ایسا ہے کہ جس کی کنہہ کو انسان سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن پھر بھی انسان اپنے اپنے فہم و فراست کے مطابق آپؐ کی صفاتِ حسنہ، اخلاق فاضلہ اور مقام عالیہ کا تذکرہ کرتا ہی رہتا ہے اسی ضمن میں آج آپ کے کمالات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ہمارے پیارے آقا کی ذات اقدس ہر لحاظ سے جس پہلو سے بھی دیکھیں کامل و اکمل اور اتم و اعلیٰ تھی۔ ہر وصف اپنے کمال اور ہر خلق اپنے انتہا اور نقطۂ عروج پر نظر آتا ہے۔ مثلاً صفات جمال اور صفاتِ جلال۔ سخاوت، شجاعت، عفت، صدق وصفا، عصمت و حیا، صبر، حلم، عزم وہمت، توکل، ہمدردی خلق، خدا سے محبت، دشمن سے حسن سلوک بطور لیڈر و راہنما بطور مربی، بطور حاکم و محکوم اور بطور خاوند، بطور باپ، مہر، علم و حکمت، فہم و فراست، عدل، عفو، استقلال، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی وغیرہ جیسی اعلیٰ صفات اور اخلاق حسنہ اپنے کمال کو پہنچے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آپؐ کی انہی اعلیٰ و اکمل صفات کا ذکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یوں بیان فرماتے ہیں ؎

ہر کمالِ رہبری بردے تمام
پاک رُو و پاک رُویاں را امام

یعنی راہبری کے تمام کمالات آپؐ پر ختم ہیں خود بھی مقدس ہے اور سب مقدسوں کا امام ہے اور فرمایا:۔

"مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" (اربعین)

اور فرمایا۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفاء و توکل و وفا و عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ و دل جو تمام اوّل و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ (سرمہ چشم آریہ)

نیز فرمایا:۔

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو" (اتمام الحجۃ)

تمام رسولوں میں کامل رسول

فرمایا۔ "بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت صلعم کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرت صلعم کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔" (براہین احمدیہ)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں" (براہین احمدیہ)

؎ از طفیل اوست نورِ ہر نبی
نامِ ہر مرسل بنامِ او جلی

یعنی ہر نبی کا نور اسی کے طفیل سے ہے اور ہر رسول کا نام آپ کے نام کی وجہ سے روشن ہے

نور میں کامل

نور حاصل کرنے میں بھی ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب مخلوق سے آگے بڑھ گئے اور خدا کے نور میں گم ہو کر نورٌ علیٰ نور بن گئے فرماتے ہیں۔

؎ عجب نوریست در جانِ محمد
عجب لعلیست در کانِ محمد

فرمایا۔ "نورٌ علیٰ نور۔ نور فائض ہوا نور پر یعنی جبکہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے۔ سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا" (براہین احمدیہ)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" (آئینہ کمالات)

فہم و فراست میں کامل

بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپؐ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں" (ازالہ اوہام)

شفیع کامل

تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

معصومِ کامل

فرمایا۔ "اعظم اور اکبر حصہ روح القدس کی فطرت کا حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔۔ دنیا میں معصوم کامل صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا ہے۔" (تحفہ)

اصلاح میں کمال نبی

رسول کریم کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپؐ مصلح کامل ہیں۔ آپ نے ایک ایسی قوم کی اصلاح فرمائی جو کسی کے بس کا روگ نہ تھا وہ کونسی برائی تھی جو اس قوم میں نہ تھی شرک، جھوٹ، زنا، شراب خوری اور جنگ و قتال اور دنگا فساد اس قوم کی گھٹی میں رچ بس چکا تھا۔

پھر فرمایا۔

"اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی تھی۔۔۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

اور فرمایا۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا)

ہمدردی بنی نوع میں کمال

بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔" (حقیقۃ)

"اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔۔۔ اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے"

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تمام انسانی کمالات کی جامع بلکہ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

گوربا چوف کی پریس کانفرنس

انقلاب کی ناکامی کے بعد مسٹر میخائل گورباچوف نے ماسکو واپس پہنچ کر ایک وسیع پیمانے پر بلائی گئی نیوز کانفرنس کو بتایا کہ باغی یہ چاہتے تھے کہ وہ انہیں توڑ دیں۔ لیکن وہ اس بات میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ان کے چند ساتھی کے۔جی۔بی کے ایک بہت بڑے افسر کے ساتھ ان کے پاس اس جگہ آئے جہاں وہ تعطیلات گذار رہے تھے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ استعفےٰ پیش کر دیں لیکن مسٹر گورباچوف نے استعفےٰ دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے استعفےٰ دینے کی نوبت آنے تک یہ باغی لوگ ہلاکت کے منہ میں جا چکے ہوں گے۔ باغیوں نے ان سے گفتگو کرنے سے قبل ان کے تمام ٹیلیفون کاٹ دئیے تھے اور اس طرح مسٹر گورباچوف کا باہر کی دنیا سے کوئی رابطہ نہیں رہا تھا ان کے محافظ جو نہایت وفادار ثابت ہوئے۔ اور جنہوں نے ان کے مکان کے ارد گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا کے پاس ایک پرانا سا ریڈیو تھا۔ اسی سے مسٹر گورباچوف باہر کی دنیا سے خبریں سنتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ سب سے زیادہ بہتر آواز اور کوریج بی۔بی۔سی کی تھی۔ چنانچہ اس پر انہوں نے بی۔بی۔سی کا شکریہ بھی ادا کیا۔ مسٹر گورباچوف نے مسٹر یلسن اور سوویت یونین کے باشندوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس انقلاب کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی گزشتہ ۶ سالہ پالیسیوں نے عوام الناس کو اعتماد اور حوصلہ دیا ہے اور جمہوریت کے مزاج سے آشنا کیا ہے چنانچہ انہی پالیسیوں کے نتیجہ میں جو تبدیلیاں آئی ہیں۔ ان کی وجہ سے باغیوں کی سازشوں کو کچل دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ جیسے یہ تین دن گذرے ہیں ایسا وقت پھر سوویت یونین پر کبھی نہ آئے ہم اصلاحات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے باغیوں کے متعلق کہا کہ میں نے ان پر اعتماد کیا تھا اور اسی اعتماد کی وجہ سے انہیں آگے لایا تھا۔ لیکن میرا اعتماد غلط ثابت ہوا۔ جن لوگوں کو میں نے اوپر اٹھایا تھا وہی میرے خلاف کھڑے ہوگئے۔ دراصل یہ لوگ سوویت یونین میں اصلاحات نہیں چاہتے اور اپنی پرانی ڈگر کو قائم رکھنا چاہتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوگا۔ اب جب کہ سوویت یونین اصلاحات کی راہ پر چل پڑا ہے یہ اسی راہ پر چلتا ہی رہے گا۔ انہوں نے کانفرنس کو بتایا کہ وہ عنقریب اس سے بھی وسیع تر کانفرنس بلا کر بعض دیگر امور کے متعلق انکشافات کریں گے۔ اور جو کچھ ان کے ساتھ ان تین دنوں میں بیتی ہے وہ کہانی تفصیل کے ساتھ سنائیں گے۔ انہوں نے سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ باغیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور اب ان پر مقدمہ چلے گا اور سوویت یونین کے دستور کی دھجیاں اڑانے کے نتیجہ میں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی

اردن میں عیسائیت

انگلستان سے شائع ہونے والے "فوکس (FOCUS) آن کرسچین مسلم ریلیشنز" کے جنوری ۱۹۹۱ء کے شمارے میں کرسچین ہیرلڈ کی رپورٹ کے مطابق عیسائیوں کو اس بات کی تلقین کی جا رہی ہے کہ وہ خلیج کے بحران سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر خدا کے کلام کو پھیلائیں۔ "آپریشن موبیلائزیشن" کہتے ہیں کہ اس خطے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ انجیل کی طرف توجہ دے رہے ہیں اردن میں تو ہر روز ساٹھ سے سو تک لوگ یسوع مسیح میں اپنے اعتقاد کا اظہار کرتے ہیں۔ جہاں تک اردن کا تعلق ہے وہاں کے عیسائی گلی کوچوں میں نکل آئے ہیں۔ وہ ان ہزاروں مہاجرین کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور وہ اپنے خیالات کو عربوں کے سامنے یوں پیش کر رہے ہیں کہ وہاں کے ذرائع ابلاغ اس سے غفلت نہیں برت سکتے۔ مزید کہا گیا ہے کہ ایک عرب عیسائی مبلغ جو اس علاقے میں کام کرتا ہے اس نے ایک عیسائی تنظیم کے اراکین کی تعداد تیس سے بڑھا کر دو سالوں میں ۶۰۰ کر دی ہے۔ جہاں تک مسلم شمالی افریقہ کا تعلق ہے لوگوں کے ایک گروہ میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہزاروں لوگ یسوع مسیح پر اعتقاد رکھنے لگے ہیں۔ یہ تحریک زور پکڑتی جا رہی ہے۔ شہر کی ایک کتابوں کی نمائش میں جو پچھلے سال لگائی گئی نیا عہد نامہ سب سے زیادہ بکنے والی کتاب ثابت ہوئی۔ آپریشن موبلائزیشن اپنے کام کی بنیاد پراجیکٹ ڈیزرٹ سپرنگ پر رکھ رہی ہے۔ اور وہ ایک عیسائی پبلشر کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کام کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ عربی زبان میں نیا عہد نامہ، انجیلیں اور بائبل دو لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کر کے عراق، اردن اور عرب جزیرہ نما میں تقسیم کریں گے۔

خلیج کی جنگ اور عیسائی تنظیمیں

ایکیومینکل پریس سروس ECUMENICAL نے خلیج کی جنگ کے شروع ہوتے ہی عیسائیت کی تنظیموں کے رد عمل کا جو اظہار کیا اسکی من وعن رپورٹ "فوکس" نے اپنے جنوری ۱۹۹۱ء کے شمارے میں شائع کی ہے۔ کہا گیا ہے کہ بہت سے چرچز نے اس بات کی اپیل کی کہ جنگ کا فوری طور پر خاتمہ ہونا چاہیئے۔ ورلڈ کونسل آف چرچز کے جنرل سیکرٹری امیلیو کیسٹرو (EMI LIO CASTRO) نے کہا کہ یہ تاریخ میں ایک غمناک لمحہ ہے جنگ بہت وسیع ہو سکتی ہے اور اس کے نتائج انتہائی طور پر خطرناک جن کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ انسانی زندگی کو یہ جنگ بہت زیادہ نقصان پہنچائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ کونسل آف چرچز امریکہ کی حکومت کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کرتی ہے اور اسکی مذمت کرتی ہے کہ اس نے یہ جنگ شروع کی۔ اور اقوام متحدہ اس بات میں ناکام رہی کہ کوئی امن پسندانہ حل تلاش کر لیتی۔ انہوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ عراق نے عالمی اپیلوں کی طرف توجہ نہیں دی۔ ورلڈ کونسل آف چرچز کے بیان میں اس بات کی اپیل کی گئی کہ جنگ کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ اور تمام پارٹیاں ایک دوسرے سے گفت وشنید کے ذریعے منصفانہ حل تلاش کریں۔ اس بیان میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کو بھی یہ بات یاد دلائی گئی کہ عالمی امن کے قیام کے لئے جو ان کی ذمہ داری ہے اسے وہ پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اس اپیل میں تمام قوموں سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جو وسیع پیمانے پر بربادی کا باعث بنتے ہیں۔ خاص طور پر کیمیکل بائیولوجیکل اور نیوکلیئر ہتھیار۔ سب کو چاہیئے کہ وہ عالمی انسانی اقدار کا خیال رکھیں اور ایسی باتیں جو ان اقدار کے خلاف ہیں ان سے گریز کریں۔ مسٹر کیسٹرو نے ورلڈ کونسل آف چرچز کے ارکان سے کہا کہ وہ دعا کریں اور ایسی دعائیں دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ بھی شریک ہوں۔ کہ یہ جنگ جلد ختم ہو۔ اور وہ بطور عیسائی مبلغ کے لوگوں پر اس بات کو واضح کریں۔ کہ اس جنگ سے کیا خطرات وابستہ ہیں۔

اسی طرح جنیوا کی لوتھرن ورلڈ فیڈریشن نے ایک بیان میں عراق کے صدر صدام حسین سے کہا کہ وہ فوری طور پر جنگ بندی کا اعلان کریں۔ اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں گفت وشنید کا انتظام کیا جائے۔ اس بیان پر اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری گونر سٹال سٹ GUNNAR STAAL SEDT کے دستخط ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ شہریوں اور فوجیوں کی زندگی کو بلا وجہ ہلاکت کے منہ میں نہ ڈالا جائے۔ کینیڈا کے یونائیٹڈ چرچ نے بغداد پر بمباری پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا کہ ہماری یہ بمباری کامیاب ثابت ہوئی ہے بالکل غلط ہے۔ حقیقت میں یہ ایک خطرناک ناکامی ہے۔ بالکل ویسی ہی جیسی کہ عراق کی طرف سے کویت کا حملہ۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے رہنما آپس میں بٹ کے رہ جائیں۔ کچھ دشمن ہوں اور کچھ دوست ہم سب کو خدا تعالےٰ کی راہ میں ایک سمجھتے ہیں۔ اور جب عراقی اور کویتی لوگوں کا خون بہتا ہے تو دراصل وہ ہم سب کا خون بہنے والی بات ہے۔ انہوں نے اس بات کو بھی ماننے سے انکار کیا کہ جنگ کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا۔

آسٹریلین کونسل آف چرچز نے گہرے افسوس کا اظہار کیا کہ امریکہ نے اس جنگ کا آغاز کیا ہے۔ اور آسٹریلیا کے بہت سے عیسائی سمجھتے ہیں کہ یہ عمل قبل از وقت تھا۔ انہوں نے آسٹریلیا کے تمام لوگوں سے دعا کی اپیل کی۔ ان لوگوں کے لئے بھی جو ہلاک ہو چکے اور ان لوگوں کیلئے بھی جو ہلاک کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جن کی مشکلات میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ انہوں نے اس بات کی اپیل کی کہ اس خون بہانے کے عمل کو جلد روکا جائے۔ یہ بیان آسٹریلیا کی کونسل کے جنرل سیکرٹری ڈیوڈ گل (GILL) نے جاری کیا تھا۔ امریکہ میں نیشنل کونسل آف چرچز کے صدر لیونڈ کشی واسکی (KISHVOSKY) اور جنرل سیکرٹری جیمز ہیملٹن نے کہا کہ آپریشن ڈیزرٹ سٹارم ہو سکتا ہے کہ ایک بہت ترقی یافتہ فوج جس کے پاس خاصی اچھی ٹیکنالوجی ہے وہ اپنے رنگ میں کامیابی حاصل کرے لیکن جنگ کرنا ہی انسانی روح کے خلاف ہے۔ اور یہ دراصل ایک ناکامی ہے۔ ان دونوں رہنماؤں نے کہا کہ جب سے یہ بحران شروع ہوا ہے ہم نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ گفت و شنید کے ساتھ معاملہ طے کیا جانا چاہیئے۔

ورلڈ میتھوڈسٹ کونسل کے سیکرٹری جنرل جو ہیل (JOE HALE) نے کہا کہ جب انہوں نے سنا کہ جنگ شروع ہو چکی ہے تو ان کا دل اچھل کر عراق کے لوگوں کی طرف گیا۔ یعنی انہیں انکا خیال آیا۔ جو اسوقت اس حملے سے شدت سے متاثر ہو رہے تھے۔ معصوم لوگ ایک ایسے جھگڑے میں ملوث ہو رہے تھے۔ جس میں انکا اپنا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ جنیوا میں ایک ایسے گروپ نے جو اٹھارہ غیر حکومتی تنظیموں پر مشتمل تھا اور جس میں کچھ عیسائی تنظیمیں بھی شامل تھیں۔ ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہوائی حملے جو کویت پر اور عراق پر کئے جا رہے ہیں نہایت خوفناک ہیں انہوں نے بھی اس جنگ کی مذمت کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ سفارتی اقدامات کامیاب نہیں ہو سکے۔ ایک چار افراد پر مشتمل عراقی وفد ورلڈ کونسل آف چرچز سے ملاقات کے لئے ۲۱ جنوری کو گیا اور اس نے کیٹرو سے ملاقات کی۔ اور اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ امن کے قیام کی کوشش کی جائے۔

یوروپ میں ایڈز

فلورنس سے شرون کنگ مین
(SHARON KING MAN)

انگلستان کے روزنامے دی انڈیپنڈنٹ کی ۱۸ جون ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں کہتے ہیں کہ عالمی تنظیم صحت کے خیال میں برطانیہ اور امریکہ میں ۱۹۹۰ء اور ۲۰۰۰ء کے درمیانی سالوں میں ایڈز کی بیماری انتہا تک پہنچ جائے گی۔ ان کا خیال ہے کہ یہ بیماری دس سال میں اپنے پورے زور کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کے درمیانی سالوں میں اس نے بہت زور دکھایا تھا۔ اور جب یہ انتہا پہ پہنچ جائے گی۔ تو اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ یہ کم ہونا شروع ہو جائے۔ ایک لمبے عرصے تک ہر سال بیماروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

"کنگ مین" نے بتایا ہے کہ یہ بات عالمی تنظیم صحت کے ڈاکٹر جیمز چن (CHIN) نے ساتویں عالمی ایڈز کانفرنس جو فلورنس میں منعقد ہوئی اس میں بتائی۔ ان کے خیال میں کہ اگر بیماری کا رویہ وہی رہے جو اس وقت ہے تو ۱۹۹۰ء اور ۲۰۰۰ء کے درمیانی سالوں میں بیماروں کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے ۲۰ لاکھ ہو جائے گی۔ امریکہ میں اسوقت ۱۰ لاکھ کے قریب ایڈز کے بیمار موجود ہیں جبکہ برطانیہ میں پچاس ہزار ہیں۔ ڈاکٹر چن نے کہا کہ یہ بیماری ان لوگوں میں جو غیر فطری فعل نہیں کرتے یوروپ میں بڑھنے کا امکان نہیں ہے۔ اگرچہ دوسرے علاقوں میں ایسا بھی ہوا ہے البتہ فاحشہ عورتوں میں اور ایسے لوگوں میں جنہیں جنسی بیماری لگ سکتی ہے اسکا رجحان بڑھے گا۔

۳۱ مارچ تک برطانیہ میں ۴۵۴۴ افراد کے متعلق عالمی تنظیم صحت کو بتایا گیا تھا کہ وہ ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر چن نے کہا ہے کہ سر ڈونلڈ ایچیسن جو محکمہ صحت کے چیف میڈیکل آفیسر ہیں نے انہیں بتایا کہ وہ لوگ جو اب اس بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور وہ ہم جنسی پہ مائل نہیں اگرچہ ان کی تعداد کم ہے۔ ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ترقی یافتہ ممالک کے ان لوگوں کو جو ہم جنس نہیں ہیں اس بات کو نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے کہ وہ بھی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ جو ۱۹۸۰ء میں اس بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ وہ ۱۹۹۰ء کے دہاکے میں موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔

انہوں نے تمام دنیا کے اعداد و شمار کا یوں مقابلہ کیا کہ جسطرح ۱۹۱۸-۱۹۱۷ء میں انفلوانزا ہوا تھا۔ جس سے ۱۰ فیصد نوجوان ۶ ماہ کے اندر اندر ہلاک ہو گئے تھے وہی بات اب دہرائی جا رہی ہے۔ لیکن یہ بیماری ۶ ماہ کی بجائے دس سال لیتی ہے

طبّ و حکمت ـــ غلام رسول اعوان

کم کھانا

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان لانے والا ایک انتڑی سے کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں سے (بخاری)

۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ (صحیح مسلم)

حکمت بسیار خوری ایک نہایت بری عادت ہے۔ بھوک سے زیادہ کھانے اور وقت بے وقت منہ چلاتے رہنے سے نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ اور انسان مختلف بیماریوں کا شکار بن جاتا ہے۔ اسی لیے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ سات آنتوں میں کھانا یعنی ٹھونس ٹھونس کر کھانا کافروں کا شیوہ ہے ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ بہت کھانے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ بسیار خور بہت جلد بوڑھا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی مشکل وقت آ پڑے۔ تو اس سے عہدہ برآ ہونا اس کے لئے محال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے کم خوری کی تلقین ان الفاظ میں کی ہے۔ کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ آدھی مخلوق بسیار خوری سے مرتی ہے۔ اور آدھی دوسرے امراض سے

ہمیشہ کچھ بھوک رکھ کر کھاؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کم غذا کھانے کی رغبت دلایا کرتے۔ فرمایا کرتے۔ کہ معدے کا ایک حصہ کھانے کے لئے ایک حصہ پانی کے لئے اور ایک حصہ خود معدے کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے (زاد المعاد)

حکمت تقلیل طعام یا بھوک رکھ کر کھانے کے بے شمار طبی اور روحانی فوائد ہیں۔ مثلاً اس سے نظام ہضم درست رہتا ہے۔ اور انسان میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی قوت برقرار رہتی ہے۔ پھر کم خور آدمی کو زیادہ نیند نہیں آتی۔ اور اس پر عبادت گراں نہیں گذرتی۔ دنیوی تفکرات کم ہو جاتے ہیں اور فکر معاش کا بار ہلکا ہو جاتا ہے۔ خواہشاتِ نفسانی کمزور ہو جاتی ہیں اور گناہ کی طرف رغبت کم ہوتی ہے قلب میں صفائی اور بصیرت میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ دل رقیق ہو جاتا ہے۔ اور مناجات میں مزہ آتا ہے ان فوائد کے علاوہ کم خور آدمی مصیبت اور تنگی کو آسانی سے جھیل سکتا ہے۔ اور میدان میں جانے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہ سکتا ہے۔ اسی لئے حضورؐ نے تقلیل غذا کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

ہوتی ہے۔ اور کبھی اپنے خاوند سے جھگڑے کر رہی ہوتی ہے۔ اسوقت کبھی بچہ کو کوئی مرض ستاتا ہے۔ کبھی بھوک لگتی ہے کبھی کوئی اور خطرہ درپیش آتا ہے تو وہ زور سے چلاتا ہے اور روتا ہے تو اسکی ماں دوڑ کر اسکے پاس آجاتی ہے۔ یہ طریق خدا تعالیٰ نے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ بعینہٖ ایسا ہی طریق روح کو زندہ رکھنے کے لئے اُس نے تجویز کیا ہے۔ جب کمزور ہو اور اس پر مردنی طاری ہونے لگے انسان سجدہ میں گر جاتا ہے۔ اور بچہ کی طرح خدا تعالیٰ کو رو رو کر پکارتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ بھی اسکی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اُس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس وقت میری تقریر میں جوش پیدا ہو گیا اور آواز بلند ہو گئی اور میں نے انگلی اٹھا کر۔ اور اسے الٹا کر کے قالین پر مارا۔ اور کہا۔ یوں مصلّی پر سر رکھ کر جب روح کا بچہ روتا ہے۔ اور وہاں اس کے آنسو گرتے ہیں تو اس طرح خدا تعالےٰ بھی اسکی تکلیف کو دور کرنے کے لئے اُس کے پاس آتا ہے جسطرح ماں بچہ کے پاس آجاتی ہے۔ غرض رونا اور آنسو ہی جسم کو بچاتے ہیں اور رونا اور آنسو ہی روح کو بچاتے ہیں۔

اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر اعجاز احمد قمر ۔ کینیڈا

مکرمہ اختر النساء بیگم صاحبہ

میری پیاری بہن اختر النساء بیگم (اہلیہ چوہدری عبدالوحید خاں صاحب ۔ ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ۔ حال سیکرٹری مال جماعت لاہور) تین اور چار اگست کی درمیانی شب علالت کے بعد ہمیں چھوڑ کر اپنے حقیقی مولا کے ہاں پیش ہو گئیں (ہم سب اسی ذات کے لئے ہیں اور ہم سب نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے) موصیہ ہونے کے اعتبار سے آپ کو ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا ۔

میری بہن کچھ عرصہ سے علیل چلی آرہی تھیں ۔ فروری میں فالج کا حملہ ہوا ۔ پھر گردہ اور جگر کی تکالیف نے آلیا ۔ آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور اس دارِ فانی کو الوداع کہہ دیا ۔

اختر النساء صاحبہ میری اور میرے بھائی افتخار احمد شمس کی بڑی بہن تھیں ۔ بہت ہی پیار کرنے والی ہستی تھی ۔ میں ابھی چھوٹا ہی تھا کہ میرے والد صاحب چوہدری دوست محمد خان (ایم ۔ اے علیگ ۔ گولڈ میڈلسٹ آف ہوشیار پور) کی وفات کے بعد میری بہن کا اپنے بھائیوں کے ساتھ عجیب سا نیا تعلق پیدا ہو گیا ۔ یہ تعلق بیٹوں اور بھائیوں کا ملا جلا پیار تھا ۔ پھر جب ہماری والدہ صاحبہ سردار بیگم (جو ایک لمبا عرصہ جڑانوالہ کی صدر لجنہ رہیں) کی ۱۹۷۵ء میں وفات ہوئی تو بہن بھائی کے پیار نے ایک نئی کروٹ لی جس کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل دکھائی دیتا ہے ۔

میں اپنی تعلیم کے دوران اکثر اپنی بہن کے پاس اپنی تعطیلات میں جاتا ۔ جب میں واپس لوٹتا تو ضرور کوئی نہ کوئی خاص تحفہ اور کھانے پینے کی چیزیں جن میں بادام شامل ہوتے مجھے دیتیں اور تاکید ہوتی کہ کھانا نہ بھولنا ۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہم تینوں بہن بھائی گھر پر تھے ۔ رات کو باتیں کرتے کرتے بارہ ایک بج گئے اور لیٹ گئے ۔ لیٹنے کے بعد ہم میں سے ایک کو ذرا بھوک محسوس ہوئی اور کہا کہ آپا بھوک لگ گئی ۔ دوسرے نے بھی ہاں میں ہاں ملائی بلکہ اصرار بڑھ گیا ۔ چنانچہ ہماری بہن رات کے دو بجے بستر سے اٹھیں باورچی خانہ میں جا کر کھانا بنایا اور ہمیں وہیں بلا کر کھانا کھلایا ۔ اور گھر میں کسی کو خبر تک نہ ہوئی ۔

آپ پاکستان کے مختلف شہروں میں جہاں جہاں ہمارے بھائی جان کا تبادلہ ہوتا رہا ناصرات اور لجنات کے کام میں پیش پیش رہیں اور ہماری والدہ کے نقشِ قدم پر چلتی رہیں ۔ گزشتہ سال جب ہم نے ونی پیگ میں احمدیہ بیت حاصل کی تو کئی طرف چندہ کی تحریک کی گئی ۔ چنانچہ میں نے اپنی بہن کو بھی لکھا کہ آپ بھی شمالی امریکہ کے عین وسطی شہر میں ثواب حاصل کریں ۔ انہوں نے فوراً لکھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو میری طرف سے لے لو ۔ چنانچہ اس شہر کے اللہ کے گھر میں ہم نے PUBLIC AddRESS SYSTEM (DECK) انہی کے نام پر لگوایا ۔ یہ بہت عمدہ آلہ ہماری بہن کے لئے ثواب کا ذریعہ بنتا رہے گا ۔

میرے والد صاحب تقسیم ہند سے قبل جب آپ جالندھر شہر میں گورنمنٹ ہائی اسکول میں متعین تھے تو انہیں خواہش پیدا ہوئی کہ اپنی بیٹی کو مدرستہ البنات میں عربی کی تعلیم دلوائی جائے ۔ چنانچہ وہ جالندھر میں ہی اس سکول میں داخل ہوئیں اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی کی ڈگری حاصل کی ۔ اس لئے ہم اپنی اس بہن کو مولوی صاحب کہہ کر بھی پکارا کرتے ۔ جس سے وہ بہت محظوظ ہوتیں ۔ کبھی کبھی ہم اپنی بہن کو اردو کا کوئی لفظ یا فقرہ عربی میں ترجمہ کے لئے دے دیتے ۔ اس غرض سے کہ ان کی عربی دانی کا ذرا امتحان لیا جائے ۔ اس پر وہ کچھ نہ کچھ ترجمہ تو کر دیتیں لیکن مجھے چونکہ عربی گرامر پر عبور نہیں تھا اس لئے وہ جو ترجمہ بھی کرتیں وہ گھر میں ایک سند سمجھا جاتا ۔

اللہ تعالیٰ ہماری بہن کے درجات بلند فرمائے اور ان کی روح امن امان میں رہے میں نے اپنی بہن کے آخری دس دن کینیڈا سے جا کر ان کے ساتھ ہی گذارے ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے توفیق دے دی کہ آخری وقت تک ان کے ساتھ رہ لوں ۔

قریشی محمد اشرف شاکر

مکرمہ راحت صاحبہ

میری ہمشیرہ عزیزہ راحت صاحبہ زوجہ مکرم عبدالوہاب صاحب ریٹائرڈ ڈسپنسر اوچ شریف ضلع بہاولپور ۲۰ اور ۲۱ جولائی کی درمیانی شب کو ۵۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ موصوفہ تین سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھیں ۔ اس دوران علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی مگر بالآخر خدا کی تقدیر پوری ہوئی اور عزیزہ خدا کے حضور حاضر ہو گئیں ۔

موصوفہ عبادت گذار ۔ قناعت پسند اور مہمانوں کی خندہ پیشانی سے خدمت کرنے والی تھیں ۔ بہت سے بچوں اور بچیوں کو قرآن شریف پڑھایا ۔ صدقہ و خیرات کی بھی عادت تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائی ہوئی تھی ۔ چنانچہ وفات کے بعد موصوفہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

وصایا

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۱۷ میں امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) سونا دو تولہ مالیتی -/۷۰۰۰ روپے ۔ (۲) بھینس مالیتی -/۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ امۃ الحفیظ بیگم شاہدرہ ٹاؤن لاہور ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ چوہدری محمد اسلم محمود پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ تنویر احمد گلی نمبر ۱۲ جہانگیر پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا : مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایبانہ گڑھ ضلع شاہدرہ لاہور اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ بینائی متاثر ہو رہی ہے ۔

○ مکرم قریشی محمد اشرف صاحب شاکر صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف بعارضہ قلب بیمار ہیں ۔

○ محترم مسعود احمد صاحب خورشید کی بیگم صاحبہ کو امریکہ میں انجائنا کی تکلیف ہو گئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہیں ۔

○ مکرم میر مبشر احمد طاہر صاحب آف پسرور حال ۱۶/۲ دارالعلوم غربی گذشتہ ۱۵، ۱۶ روز سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں ۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں ۔

اعلان ولادت : محترم شفیق الرحمٰن صاحب اطہر مربی سلسلہ متعین کنجروڑ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کو مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ جس کا نام فضل الرحمٰن تجویز ہوا ہے ۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے ۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں ۔

بقیہ : صفحہ ۴ سے آگے

نبوت کے تمام کمالات کی حامل اور تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے اور نبوت کے تمام کمالات آپؐ کی ذاتِ اقدس پر ختم ہو گئے ۔ اسی طرح اخلاق فاضلہ کے تمام کمالات آپؐ پر ختم ہیں جیسا کہ آپؐ خود فرماتے ہیں کہ :

"میں اخلاق کو ان کے انتہائی مقام تک پہنچانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارے ہر کام میں خلوصِ نیّت کا ہونا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

بتایا گیا کہ اللہ کے بندے معصوم نہیں یعنی ان کی فطرت ایسی نہیں جو فرشتوں کی ہے کہ۔۔۔ (التحریم آیت ۷) جو حکم ہو وہ بجا لائیں ان سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے وہ گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ فطرت انسانی ایسی بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہ دونوں راہیں اس کے لئے کھولی ہیں لیکن جو اللہ کا بندہ ہو وہ غلطی کرنے کے بعد توبہ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اور جب وہ خدا کے حضور عاجزانہ جھکتا ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور اس سے مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے اور اپنے خدا سے کہتا ہے کہ میں گناہ کر بیٹھا ہوں تیرے سوا مجھے کوئی بخشنے والا نہیں۔ تیرے سوا مجھے کوئی پاک کرنے والا نہیں۔ قرآن کریم نے (دوسرا مضمون ہے اشارہ کر دوں یہ فرمایا ہے کہ تزکیہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے) اس لئے میرے گناہ کو معاف کر دے اور۔۔۔ ایک حصہ سیئات کا اس طرح اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے لیکن جو گناہ اور سیئات ہیں اور جو غلطیاں انسان سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنے کا وہ مرتکب ہو جاتا ہے۔ یہ برائیاں جو ہیں انہیں دو طریقے سے دور کیا جا سکتا ہے قرآن عظیم کی تعلیم کے مطابق۔ ایک یہ کہ (بے شک نیکیاں برائیوں کا ازالہ کر دیتی ہیں) (ہود آیت ۱۱۵) اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو تو ساری کی ساری برائیاں جو ہیں وہ دور ہو جاتی ہیں مگر کون انسان ہے جو یہ دعویٰ کر سکے کہ میری نیکیوں کا پلڑا سیئات سے بھاری ہے اس واسطے ایک حصہ تو نیکیوں کے نتیجہ میں جن کی اللہ تعالیٰ سے انسان توفیق پاتا ہے اسی طرح دور ہو جاتا ہے اور جو رہ جاتی ہیں باقی وہ توجہ کے نتیجہ میں (اور وہ سیئات سے درگذر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ان سیئات کو دور کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور جو تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے) خدا تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی جا سکتی۔

اس واسطے ہر کام میں خلوص نیت کا ہونا ضروری ہے انسان انسان کو دھوکہ دے سکتا ہے۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء)

بقیہ: صـ۱ سے آگے

ہنسی اور تمسخر کو بکلّی چھوڑ دو۔ بہت غم اور رنج کا وقت ہے اپنے اعمال میں تبدیلی کر لو۔ کیونکہ یہ تکلیفوں کے دن ہیں۔ اللہ چاہے تم پر خوشی کی حالتیں بھی آجائیں گی مگر تمسخر اس وقت بھی نہیں کرنا ہوگا۔ تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے آنے والے انعامات کا اپنے آپ کو مستحق بناؤ۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء)۔

خود دل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان

کا ماہانہ پروگرام

۵ تا ۷ تاریخ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ۰۔ ۱۵، ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ ۰۔ ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳/۷ کراچی ۰۔ ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

مینجر۔ مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ

مُلکی خبریں

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ فنانس کارپوریشنوں کے متاثرین کو ایک ایک پیسہ واپس کیا جائے گا۔ کسی کی رقم کسی صورت میں ڈوبنے نہیں دی جائے گی۔

○ محترمہ بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فنانس اداروں کی لوٹ مار پہ ہم خاموش نہیں رہ سکتے اس کے لئے عوامی طوفان برپا کرنا ہوگا میں ان کا پیسہ دلا کر رہوں گی۔

○ حکومت نے عوام کو لوٹنے والے مزید ۱۵ کوا پریٹو اداروں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا ہے اس پر اگلے ماہ عمل کیا جائے گا۔

○ نوابزادہ نصراللہ نے کہا ہے کہ حکومت بدلنے کے لئے تحریک شروع ہو چکی ہے اور ۱۱ ستمبر کے جلسہ کے بعد ملک بھر میں جلسے جلوس ہوں گے۔

○ پیپلز پارٹی نے غیر جماعتی بلدیاتی انتخابات کو مسترد کر دیا ہے تاہم انتخابات کے بائیکاٹ کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ بلوچستان کو پہلی بار سوئی گیس سے ۶ ارب روپے رائلٹی دی گئی ہے۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ کراچی کو سندھ سے علیحدہ کرنے کی سازش پر عمل شروع ہو چکا ہے۔

○ سڑک کے دو مختلف حادثوں میں ۲۰ افراد ہلاک اور ۳۰ زخمی ہو گئے اس سے قبل ملتان کے قریب سپر ایکسپریس اور مال گاڑی کے درمیان تصادم سے ۵ افراد ہلاک اور ۲۰۰ کے قریب زخمی ہو گئے تھے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ہم فقیر لوگ ہیں جو چھیڑے گا اسے کچل دیں گے۔

○ ساہیوال میں اسلحہ ساز فیکٹری اور لورے والا میں نقلی زرعی ادویات بنانے والی فیکٹری پکڑی گئی۔

○ جاپان کی امداد سے جدید ریلوے سسٹم کا منصوبہ سرخ فیتے کا شکار ہو گیا۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔ (مینجر)

غیر مُلکی خبریں

○ پاکستان ایران اور افغان مجاہدین کے درمیان سہ فریقی بات چیت کی روشنی میں اس مسئلے کے حل کے لئے تینوں فریق عملی اقدامات پر متفق ہو گئے ہیں۔ یہ بات پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر اکرم ذکی نے ایران سے واپسی پر بتائی انہوں نے بتایا کہ تہران میں ہونے والی سہ فریقی گفتگو کامیاب رہی اس کا تیسرا مرحلہ اب اسلام آباد میں ہوگا۔ دو افغان رہنماؤں پروفیسر برہان الدین اور نبی محمدی نے بھی اس گفتگو کی کامیابی کی توثیق کی ہے۔

○ روس میں مسلح افواج خفیہ جاسوسی تنظیم کے جی بی اور ریلوے میں سیاسی تنظیموں کے عمل دخل پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ سوویت یونین کے وزیر دفاع نے سوویت ریاستوں میں نیشنل گارڈ کے قیام کو جائز قرار دیا ہے۔

○ روسی صدر مسٹر گورباچوف نے مخلوط قومی سلامتی کونسل بنانے کا اعلان کیا ہے مگر ان کی یہ تجویز ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے کیونکہ سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورناٹزے اور دو مشہور اصلاح پسند سوویت لیڈروں نے اس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

○ روسی پارلیمنٹ میں بغاوت کو روکنے کے ممکنہ طریقوں کے بارے میں ایک قانون پاس کیا گیا ہے۔ جس کے حق میں ۳۲۵ اور مخالفت میں ۳ ووٹ آئے ۸ غیر حاضر رہے۔

○ روس میں کمیونسٹ رہنماؤں نے پر تعیش محل نما گھروں کو چھوڑ کر سادہ اور عام زندگی بسر کرنی شروع کر دی ہے۔ یورپ سے درآمد کردہ اعلیٰ سہولتوں سے مزین یہ گھر اب خالی ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹرز!

ربوہ شہر کی جدید ترین باموقع کلینیکل لیبارٹری سے منسلک کلینک کے لئے محنتی اور ترقی کے جذبہ سے سرشار ڈاکٹر رابطہ کریں

منیر طاہر
فون نمبر ۵۲۵ ربوہ